مجتہدِ اعظم کا

اہم فتویٰ

اور اس کے

اثرات

از قلم

خادمِ دین السیّد ساجد علی النقوی البخاری
وائس پرنسپل جامعہ عربیہ مخزن العلوم الجعفریہ
شیعہ میانی ۔ ملتان

(نوبہار پریس ملتان)

حرفِ اوّل

جناب سید احمد علی شاہ صاحب نقوی کیمل پوری نے اعلم دوراں، افقہ زمان، مرجع شیعیان جہاں آیۃ اللہ العظمیٰ اعلیحضرت آقای آقا السید محسن الحکیم الطباطبائی مدظلہ العالی مادام الایام واللیالی کی خدمت میں امور تکوینیہ یعنی پیدا کرنا۔ رزق دینا۔ زندہ کرنا اور موت دینا کے متعلق چند سوالات ارسال کر کے آقا موصوف سے انکے جوابات منگوائے ہیں جو اہلِ ایمان شیعہ امامیہ کیلئے مشعلِ ہدایت اور باعثِ اطمینانِ قلب اور غالیوں کے لئے سمِ قاتل کا حکم رکھتے ہیں۔ اعلیحضرت حجۃ اللہ العظمیٰ مجتہد اعلم مدظلہ العالی کے یہی وہ ارشاداتِ عالیہ ہیں جو ایک صدر ذاکر صاحب کو جب دکھائے گئے اور انکے تحت محسنِ قوم وملت عالیجناب حضرت علامہ سید گلاب شاہ صاحب قبلہ نقوی بخاری مدظلہ پرنسپل جامعہ عربیہ مخزن العلوم الجعفریہ شیعہ میانی ۔ ملتان نے ذاکر صاحب کو باطل غالیانہ عقائد سے باز آ کر توبہ کرنے کا حکم فرمایا تو ذاکر صاحب نے حضرت علامہ کو ایک تحریر دیدی جس پر عقائد حقہ کو تسلیم کر کے اپنے دستخط ثبت کر دیئے۔

لہذا

ہم حضرت حکیم الملت مجتہد اعلم مدظلہ العالی کے ارشادات مذکورہ کو مع اصل سوالات کے بلکہ پورے خط کو من وعن نقل کرتے ہیں تاکہ جویانِ حق ان کی روشنی میں صراطِ مستقیم پر گامزن اور معارفِ حقہ سے سرفراز ہو سکیں۔ بعد ازاں ذاکر صاحب کے ماجرا کی مختصر کیفیت کو سپردِ قرطاس کریں گے۔ ہم ببانگِ دہل اور ڈنکے کی چوٹ پہ کہتے ہیں کہ شیعہ امامیہ اثنا عشریہ موالیان اہلِ بیت اطہار علیہم السلام کے عقائد وہ ہیں جو مجتہد اعلم نے ارشاد فرمائے ہیں۔ یہی عقائد ذریعہ نجات ہیں اور اعمال کی قبولیت کا مدار ہیں۔ دعا ہے کہ خداوندِ عالم مومنین کو صحیح عقائد اپنائے رکھنے کی توفیق اور محبت مرحمت فرمائے آمین۔

مجتہد اعلم کے فتاوی

احمد ہاؤس کیمبلپور۔ مغربی پاکستان — بسم اللہ الرحمن الرحیم

١٣ر رمضان المبارک سنہ ١٣٨٥ھ

بخدمت عالی قدر حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ مرجع تقلید شیعیان جہاں فقیہ العصر و الزمان

آقائے آقا السید محسن الطباطبائی الحکیم ادام اللہ ظلہ الشریف۔ !

پس از سلام نیاز حضور سے التماس ہے کہ حضور کا کیا ارشاد ہے مندرجہ ذیل عقیدہ شیعہ اثنا عشری میں۔

(سوال ١)۔ کہ ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کا وظیفہ و ڈیوٹی ہے کہ خلق فرماویں۔ زندہ کریں۔ موت دیں اور رزق اپنے ارادہ اور مشیئت سے نہیں بلکہ ارادہ و مشیئت پروردگارِ عالم سے۔

(جواب) بسمہ سبحانہ۔ مندرجہ امور وظیفہ خداوند متعال ہیں۔

(سوال ٢)۔ اگر مندرجہ بالا عقیدہ درست نہیں تو کیا اس عقیدہ کے پیشنماز کی اقتدا میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

(جواب)۔ بسمہ سبحانہ۔ مسلمانوں سے بعید ہے کہ کوئی اس قسم کا عقیدہ رکھتا ہو۔

(سوال ٣)۔ کیا یہ عقیدہ شیعہ امامیہ کا ہے یا اس عقیدہ والے فرقہ کا نام کچھ اور ہے۔

(جواب)۔ باسمہ سبحانہ۔ یہ عقیدہ شیعہ امامیہ کا نہیں ہے۔

(سوال ٤)۔ ولی کا معنی۔ الولی هو المتولی لأمور العالم والمتصرف فیه۔ مجمع البحرین صفحہ ٩٩۔ کیا یہی تعریف ائمہ ھدیٰ علیہم السلام کی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اس فرق سے کہ اللہ جل شانہٗ کی یہ صفت عین ذات ہے اور ائمہ ھدیٰ کی ذاتی بعنایت اللہ تعالیٰ۔ اور امور تکوینی و تکلیفی ان حضرات کو خدا نے سپرد کر دیا۔ مگر ماتحت ارادہ و مشیئت الہیٰ امور تکوینیہ و تکلفیہ کی انجام دہی کرتے ہیں بمشیئت و ارادہ اللہ تعالیٰ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین .... الخ کے زیر عنوان

(جواب) بسمہ سبحانہ۔ دعا ہے کہ خداوند متعال مومنین کو صحیح عقائد پر برقرار رکھے۔ اگر کسی شخص کا اس طرح کا عقیدہ ہے تو اسے فوراً تائب ہونا چاہیئے۔ فقط والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

بخط و نقش مہر "محسن الطباطبائی الحکیم"
٢٢ر رمضان المبارک سنہ ١٣٨٦ھ

ہزار ہا سلام و نیاز کیساتھ بالتماس دعائے حضور
وجواب آقائے من بندہ سید احمد علی شاہ نقوی
صدر انجمن حسینیہ کیمل پور سیداں۔ کیمل پور (مغربی پاکستان)

خلاصہ

ان ارشادات کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ ائمہ ھدیٰ صلوات اللہ علیہم اجمعین بحکم خدا و بمشیئت ایزدی خلق و رزق۔ امانت و احیاء وغیرہ امور تکوینیہ انجام دیتے ہیں تو یہ عقیدہ شیعہ امامیہ کا نہیں۔ وہ شخص مسلمان کہلانے کا حقدار نہیں اور اسے فوراً تائب ہونا چاہیئے۔ یہ افعال خداوندِ عالم کی ذات کیساتھ خاص ہیں۔ وہ خود ہی اپنی قدرت کاملہ سے ان امور کو انجام دیتا ہے نہ تو اسکی ذات ان امور کی انجام دہی کا کسی کو حکم کرتی ہے اور نہ ہی اس کی مشیئت کا یہ تقاضا ہے۔ کیونکہ اس نے ان امور کی انجام دہی پر کسی کو قادر ہی نہیں کیا۔ یہ ہیں مجتہد اعظم کے فتاویٰ و ارشاداتِ عالیہ جو ہر قسم کے شبہات کو دور کرنے کے لئے کافی ہیں۔ صاحبان ایمان ہر سوال اور جواب کو خوب غور سے پڑھ کر ذہن نشین کریں اور مطابق فتاوائے اعلم العلماء اپنا عقیدہ اور ایمان قائم رکھیں اور اس کے خلاف کسی قیل و قال کرنیوالے کی کسی بات پر کان نہ دھریں ورنہ انجام کار جہنم ہوگا۔ یہی شیعہ امامیہ اثنا عشریہ موالیان اہل بیت عصمت علیہم السلام کے صحیح عقائد ہیں جو نعیم جنت حاصل کرنے کا باعث ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ یہی وہ صحیح اعتقادات ہیں جو قرآن کریم اور تعلیمات معصومین علیہم السلام کا خلاصہ اور ان کا ماحصل ہیں۔

آخر مجتہد اعظم سے بڑھ کر کتاب اللہ اور احادیث آلِ محمد علیہم السلام کو سمجھنے والا اور کون ہو سکتا ہے؟

صدر ذاکر صاحب کا اعترافِ حق اور پھر انکار

سابقاً تحریر ہو چکا ہے کہ ذاکر صاحب نے حضرت حکیم الملت مجتہد اعظم مدظلہ العالی کے مندرجہ بالا فتاویٰ کو دیکھکر اپنے دستخط ثبت کرکے ایک تحریر محسن قوم وملت حضرت علامہ سید گلاب شاہ صاحب قبلہ مدظلہ پرنسپل کی خدمت میں پیش کر دی تھی۔ جو حکیم الملت مدظلہ العالی کے مذکورہ فتاویٰ کے مطابق صحیح اعتقادات پر مشتمل تھی اور وہ تحریر تاحال سرکار علامہ صاحب قبلہ مدظلہ کے پاس محفوظ ہے جس سے گریز کی ذاکر صاحب کے لئے کوئی گنجائش نہیں بندہ راقم الحروف بھی اس واقعہ کا عینی شاہد ہے۔

اعلیٰحضرت حکیم الملت مجتہد اعظم نجف اشرف مدظلہ العالی کے مذکورہ فتاویٰ کے مطابق ذاکر صاحب نے جس عقیدہ کا اظہار کیا اس کی عبارت یہ ہے:-

"خالق، رازق، محیی، ممیت اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ ائمہ ہدیٰ علیہم السلام بحکمِ خداوندِ عالم و بمشیئت ایزدی بھی خلق و رزق، امانت و احیاء کے وظیفہ کو سرانجام نہیں دیتے۔"

یہ عبارت مجتہد اعظم مدظلہ العالی کے ارشادات کے عین مطابق ہے۔ صاحبانِ ایمان عبارت اور فتاویٰ آقا میں تطابق کرکے دیکھ لیویں۔

بعد کے واقعات

ذاکر صاحب تحریر دے کر چلے گئے۔ بعد ازاں ان کو دعوت دینے والے حاجی ریاض حسین صدیقی نے ایک اشتہار دے دیا۔ جس میں تحریر مذکور اور بیشتر دیگر حقائق کا تذکرہ موجود تھا۔ جب یہ اشتہار منظر عام پر آیا تو غالیوں کے کوسنے طعن و تشنیع کا مورد قرار دینے اور دیگر بعض خفی و جلی اغراض کے سبب ذاکر صاحب نے تمام صحیح واقعات کو جھٹلاتے ہوئے اشتہار داغ دیا۔ جس میں ذاکری کی ترنگ میں آکر اعلم زمانہ کے فتویٰ کو بھی جدید ذاکری کی نذر کر دیا۔

لہٰذا

ہم شیعہ حضرات پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ذاکر صاحب ایمان کے بعد پھر ایمان سے انحراف کر گئے ہیں۔ لہٰذا ان پر توبہ لازم ہو چکی ہے۔ اگر وہ اسی حالت میں وفات پا گئے تو ان کی موت دین شیعہ امامیہ پر نہیں ہوگی کیونکہ مجتہد اعظم اعلم زماں۔ افقہ دوراں آیۃ اللہ العظمیٰ آغائے آقا السید محسن الحکیم الطباطبائی مدظلہ العالی کے ارشاد سے صاف ظاہر ہے کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ خدا کے حکم اور مشیئت ایزدی کے ساتھ خلق کرنا۔ رزق دینا۔ زندہ کرنا اور موت دینا ائمہ ھدیٰ صلوٰۃ اللہ علیہم کا وظیفہ و ڈیوٹی ہے تو وہ شخص شیعہ امامیہ سے نہیں ہو سکتا بلکہ اسلام سے دور ہے۔ لہٰذا ذاکر صاحب کو توبہ لازم ہے۔ کیونکہ وہ ایمان سے پھر گئے ہیں ؛؛

غالیانہ عقائد کا ثمر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ملک الموت کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ بھی انکی غلو پرستی اور غالیانہ عقیدہ کا ثمر ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پرندہ کی شکل بناتے تھے۔ قال اللہ تعالیٰ انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر (یعنی میں مٹی سے پرندے کی شکل بناتا ہوں) لہذا حضرت عیسیٰؑ خالقِ اجسام وارواح نہ تھے۔ نیز ملک الموت ممیت نہیں بلکہ وہ قابضِ ارواح ہے۔ موت دینا خدا کا فعل خاص ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ خَلَقَ الموت والحیٰوۃ "کہ موت وحیات ہر دو کا خالق اللہ تعالیٰ ہے"۔

اور سورۃ توبہ کی آیۃ:۔ ولو انھم رضوا ما آتاھم اللہ ورسولہ .... الخ لکھی ہے۔ اس سے سابق آیۃ ومنھم من یلمزک فی الصدقات فان اعطو منھا رضوا وان لم یعطوا منھا اذا ھم یسخطون ٥ کو ہضم کر گئے۔

اسی طرح آیت کا ٹکڑہ وما نقموا الا ان اغناھم اللہ ورسولہ من فضلہ تو لکھ دیا لیکن اسی آیت کے ابتدائی حصہ یعنی یحلفون باللہ ما قالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامھم وھموا بما لم ینالوا کو پردہ خفا میں رکھ گئے۔

اگر مکمل آیات لکھ دیتے تو ان آیات سے از خود ظاہر ہو جاتا کہ ان آیات کا تعلق اموال صدقات۔ غنائم اور فیئ سے ہے۔ اور ان کا عالم دنیا کے رزق دینے کے وظیفہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

حرفِ آخر

ذاکر صاحب کا اشتہار چونکہ اتہام تراشیوں۔ کذب بیانیوں اور غالیانہ عقائد کا پلندہ ہے۔ اس کے ذریعہ انہوں نے اصل بحث کا رُخ پھیرنے کی کوشش کی ہے۔ اور غالی طائفہ کی یہ عادت ہے کہ جب دلائل و براہین کے شکنجہ سے عاجز آ جاتا ہے۔ تو گالی گلوچ۔ غلط پروپیگنڈہ۔ اتہام تراشیوں اور کذب بیانیوں پر اتر آتا ہے۔ تفسیر بالرای وغیرہ قبائح کا سہارا لے کر فتنہ کو ہوا دینے کی سعیٔ لاحاصل کرتا ہے۔ اور قشری قشری کی رٹ لگایا کرتا ہے۔ خداوند عالم ہر مومن کو اس کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

اگر اس اشتہار کی ہر جزو کا جواب تفصیلاً دیا جائے تو اس کیلئے ایک ضخیم کتاب چاہیئے۔ لہذا ہم نے صرف اس غلطی پر قدرے روشنی ڈال دی ہے جس کا تعلق اعلیحضرت آیۃ اللہ العظمیٰ۔ حجۃ اللہ الکبریٰ اعلم دوراں افقہ زماں مرجع شیعیان جہاں آقای آقا السید محسن الطباطبائی الحکیم مدظلہ العالی کے فتویٰ سے وابستہ تھا تاکہ اہلِ ایمان پر حقیقت واضح ہو جائے اور اس فرقہ کے ہر قسم کے وساوس اور فریب کاریوں سے محفوظ رہ سکیں۔

از قلم

السید ساجد علی النقوی البخاری